روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
منگل 25 ستمبر 2012ء 7 ذیقعد 1433 ہجری 25 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 223

بے حد مہربان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (التوبہ:128)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں دشمنان اسلام کی طرف سے بیہودہ اور لغو فلم بنانے پر شدید مذمت اور دنیا کو انتباہ

دشمنان اسلام نے آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس پر حملہ کر کے خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی ہے

جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو تم پہلے سے بڑھ کر درود وسلام نبی کریمؐ پر بھیجو، آنحضرتؐ کا غلبہ دنیا میں مقدر ہو چکا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 ستمبر 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے آغاز میں سورۃ الاحزاب کی آیات 58,57 کی تلاوت وترجمہ کے بعد فرمایا کہ اسلام دشمن عناصر نے آنحضرت ﷺ کی عزت وناموس پر حملہ کرتے ہوئے آپؐ کے متعلق بیہودہ اور لغو فلم بنائی ہے جس میں ظالمانہ طور پر اہانت کا اظہار آپؐ کے متعلق کیا گیا ہے۔ اس انتہائی گھٹیا، گھناؤنے اور ظالمانہ فعل پر آنحضرت ﷺ کے ماننے والوں میں شدید غم وغصہ کی لہر دوڑ رہی ہے۔ ان کا یہ غم وغصہ حق بجانب اور ایک قدرتی بات ہے۔ سب سے بڑھ کر ایک احمدی کو تکلیف پہنچی کہ جس کو حضرت مسیح موعود نے آنحضرت ﷺ کے عظیم مقام کا ادراک عطا فرمایا۔ پس ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے اور انہیں رہتی دنیا تک عبرت کا نشانہ بنا دے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے ہمیں عشق رسول اللہ ﷺ کا اس طرح ادراک عطا فرمایا کہ جنگل کے سانپوں اور جانوروں سے صلح ہو سکتی ہے لیکن ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والے اور اس پر ضد کرتے چلے جانے والے سے ہم صلح نہیں کر سکتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ شروع میں تلاوت کی گئی آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام اس رسول پر درود بھیجنا ہے۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو تم پہلے سے بڑھ کر درود وسلام اس نبی کریم ﷺ پر بھیجو۔ پس ایک احمدی اپنے اپنے ملکوں میں ارباب حکومت کو بھی اس بیہودہ گوئی سے باز رہنے اور روکنے کی طرف توجہ دلائے، اس سازش کے خلاف دنیا کو اصل حقیقت سے آشنا کرے۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائے۔ پس یہ خوبصورت ردعمل ہے جو ہم نے دکھانا ہے۔ ایسے ردعمل کا کوئی فائدہ نہیں کہ جس میں اپنے ہی ملکوں میں اپنی جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے۔ باقی ان ظالموں کے انجام کے بارے میں خدا تعالیٰ نے دوسری آیات میں بتا دیا ہے کہ رسول کو اذیت پہنچانے والوں پر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور مرنے کے بعد ایسے لوگوں کیلئے خدا تعالیٰ نے رسوا کن عذاب مقدر کیا ہوا ہے۔ پس یہ لوگ اپنے بد انجام کو پہنچیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دنوں فرانس کے رسالے کو بھی دوبارہ ابال آیا ہے۔ اس نے بھی پھر بیہودہ کارٹون شائع کئے ہیں جو پہلے سے بھی بڑھ کر بیہودہ ہیں۔ فرمایا کہ دنیا کے ایک بڑے خطے پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او کا حصہ بھی ہیں، پھر کیوں قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی، کیوں یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاء اللہ کی بے حرمتی کرنا بھی جرم ہے اور بہت بڑا گناہ ہے اور دنیا کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹرڈ کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ فرمایا کہ اگر تمام ممالک کے مسلمان یہ فیصلہ کر لیں کہ اپنے ووٹ ان سیاستدانوں کو دینے ہیں جو مذہبی رواداری کا اظہار کریں۔ تو ان دنیاوی حکومتوں میں بھی ایک طبقہ کھل کر اس بیہودہ گوئی کے خلاف اظہار خیال کرنے والا مل جائے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جنہوں نے یہ فلم بنائی یا اس میں کام کیا ہے، ان کے اخلاقی معیار کا اندازہ تو میڈیا میں جو ان کے بارے میں معلومات ہیں ان سے ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ غلاظت کر کے یقیناً انہوں نے خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی ہے اور دیتے چلے جا رہے ہیں۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے پاکیزہ اخلاق کے اعلیٰ نمونے بیان فرمائے۔ آپؐ پر ہونے والے بعض اعتراضات کے جوابات دیئے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا دنیا کو انتباہ پر مبنی پیغام پڑھ کر سنایا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے۔ مکروہ اور ظالمانہ کاموں کے کرنے سے بچیں اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم ثناء اللہ صاحب اور مکرم محمد احمد صدیقی صاحب ابن مکرم ریاض احمد صدیقی صاحب آف کراچی کی شہادت پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

پریس ریلیز

کراچی میں ہلاک ہونے والے سابق رکن اسمبلی ملک عطا محمود کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں تھا

(مکرم سلیم الدین صاحب ترجمان جماعت احمدیہ پاکستان)

جماعت احمدیہ پاکستان **22 ستمبر 2012ء** کو کراچی میں ہلاک ہونے والے سابق رکن اسمبلی ملک عطاء محمود کا احمدیہ جماعت سے تعلق ہونے کی تردید کرتی ہے۔ موصوف کبھی بھی جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں رہے۔ ذرائع ابلاغ میں یہ بات گردش کرتی رہی اور بعض جگہوں پر انہیں احمدی سمجھا گیا۔ ملک عطاء محمود سندھ اسمبلی میں احمدیوں کی نشست پر رکن بنے تھے۔ لیکن جماعت ہر انتخاب کے موقع پر یہ اعلان شائع کرتی ہے کہ پاکستان میں الیکشن کے موقع پر صرف احمدیوں کی ووٹر لسٹ علیحدہ کرنے اور اقلیتی سیٹوں پر الیکشن میں حصہ لینے پر مجبور کرنے کی وجہ سے احمدی بطور غیر مسلم انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے اور اگر کوئی شخص ان نشستوں پر منتخب ہو تو جماعت اس کو اپنا نمائندہ تسلیم نہیں کرے گی۔ چنانچہ بعض لوگ جن کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں ہوتا وہ اپنے مفادات کے لئے ان نشستوں پر رکن بن جاتے ہیں۔ جن کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

1997 کے انتخابات میں موصوف ملک عطا محمود اسمبلی کے رکن بنے تھے۔ 1997 کے انتخابات سے قبل جماعت احمدیہ کی طرف سے اعلان لاتعلقی شائع کیا گیا تھا۔ جو ملک کی موقر اخبارات میں شائع ہوا۔

ملک عطاء محمود صاحب کے جماعت احمدیہ سے تعلق ہونے کی تردید کے ساتھ ساتھ میں ان کے قتل کی مذمت کرتا ہوں کیونکہ ہر انسانی جان قیمتی ہے اور کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ وہ دوسرے کی جان لے۔

خطبہ جمعہ

روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہوگا جو اعمالِ صالحہ بھی بجالائے گا، جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے

اگر ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے، اگر ہم نے شیطان کے جکڑے جانے، دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے سے بھرپور استفادہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے حق بات کے قبلوں کو بھی درست کرنا ہوگا

اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے قبلے درست کرے، اپنی قولی اور عملی سچائیوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)، مکرم مقبول احمد ظفر صاحب (مربی سلسلہ۔ ربوہ)، مکرمہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ حکیم بدرالدین عامل صاحب (قادیان) اور مکرمہ مریم سلطانہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب شہید کی وفات اور مرحومین کی خوبیوں کا تذکرہ۔ نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جولائی 2012ء بمطابق 27 وفا 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن۔ لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم آجکل رمضان کے مبارک مہینہ سے گزر رہے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ جو اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔ اور یہ برکتیں روزے کی حقیقت کو جاننے اور اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے سے ملتی ہیں۔ بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد برحق ہے کہ رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل شہر رمضان حدیث نمبر 2495)

لیکن کیا ہر ایک کے لئے یہ دروازے کھول دیئے جاتے ہیں؟ کیا ہر ایک کے شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے؟ کیا ہر ایک کے لئے دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں؟ یقیناً ہر ایک کے لئے تو ایسا نہیں ہوسکتا بلکہ یہاں مومنین کو مخاطب کیا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صرف ظاہری ایمان لانے سے، (مومن) ہونے سے اور روزہ رکھنے سے یہ فیض انسان حاصل کر لے گا اور کیا صرف اتنا ہی ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے بار بار ایمان لانے کے ساتھ اعمالِ صالحہ بجالانے کی طرف بہت زیادہ توجہ دلائی ہے، بہت زیادہ تلقین کی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے تو کسی بھی انسان کے لئے چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ہو، اگر وہ نیک اعمال بجالانے والا ہے تو نیک جزا کا بتایا ہے۔

پس یقیناً صرف روزے رکھنا یا رمضان کے مہینہ میں سے گزرنا انسان کو جنت کا وارث نہیں بنا دیتا بلکہ اس کے ساتھ کچھ لوازمات بھی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔ کچھ شرائط بھی ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اعمالِ صالحہ کی طرف بھی توجہ ضروری ہے جنہیں بجالانا ایک مومن کا فرض بھی ہے۔ ورنہ صبح کھانا کھا کر پھر شام تک کچھ نہ کھانا، ایسے لوگ تو بہت سارے دنیا میں ہیں جو صبح کھاتے ہیں اور شام کو کھاتے ہیں، بلکہ بعض نام نہاد فقیر جو ہیں وہ اپنے آپ کو ایسی عادت ڈالتے ہیں، مجاہدہ کرتے ہیں کہ کئی کئی دن کا فاقہ کر لیتے ہیں لیکن عبادت اور نیکی اُن میں کوئی نہیں ہوتی۔ کچھ ایسے بھی دنیا میں ہیں جو بعض دفعہ مجبوری کی وجہ سے نہیں کھا سکتے۔ بعض کے حالات ایسے ہیں اُنہیں مشکل سے ایک دفعہ کی روٹی ملتی ہے۔ کچھ کو ڈاکٹر بعض خاص قسم کے پرہیز کی ہدایت کرتے ہیں اور سارا دن تقریباً نہ کھانے والی حالت ہی ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ، خاص طور پر عورتیں، ڈائٹنگ کے شوق میں بھی سارا سارا دن نہیں کھاتیں۔ ابھی دو دن پہلے میرے پاس ایک ماں آئی کہ میری بیٹی نے جوانی میں قدم رکھا ہے تو یہ دماغ میں آ گیا ہے، اس کو Craze ہوگیا ہے کہ مَیں نے دُبلا ہونا ہے اور وزن کم کرنا ہے کیونکہ آج کل یہ بہت رَو چلی ہوئی ہے اس لئے اُس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے اور مجھے پریشان کیا ہوا ہے اور ایک وقت کھاتی ہے اور وہ بھی بہت تھوڑا سا، اور مہینہ میں یا کم و بیش ایک ڈیڑھ مہینہ میں چودہ پندرہ پاؤنڈ اُس نے وزن کم کر لیا ہے۔ تو یہ ماں کی فکر تھی اور شاید وہ لڑکی اب سمجھے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، اگر میں اُٹھ پہرے روزے رکھ لوں تو نیکی بھی ہو جائے گی اور رمضان کا مہینہ ہے، شیطان تو جکڑا ہوا ہے، ثواب بھی مل جائے گا اور دونوں کام میرے بھگت جائیں گے۔ بعض ایسے بھی میرے علم میں ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اور پھر سارا دن اور کوئی کام نہیں ہے۔ سوئے رہتے ہیں کہ روزہ نہ لگے اور سمجھ لیا کہ نیکی کا ثواب مل گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا کہ روزہ رکھو، رمضان آیا، شیطان جکڑا گیا، جنت کے دروازے کھول دیئے گئے، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے تو یہ بھی ہے کہ تم نے نیک اعمال بھی کرنے ہیں۔ بیشک تمہارا یہ عمل ہے کہ تم صبح سحری کھاتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کھاؤ اور شام کو افطاری کر لیتے ہو۔ جیسا کہ میں نے بتایا کہ بعض اَٹھ پہرے روزے بھی رکھ لیتے ہیں۔ اگر مجبوری ہو تو بعض اٹھ پہرے روزے بھی رکھتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھو کہ تمہیں روزے کا ثواب مل گیا یا تمہارا شیطان جکڑا گیا یا جنت کے دروازے تم پر کھول دیئے گئے اور دوزخ حرام ہوگئی۔ روزے کے مہینے میں اس سے وہی فیضیاب ہوگا جو اعمالِ صالحہ بھی بجالائے گا۔ جو اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے روزے رکھے اور اس کے ساتھ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جو ایمان کی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حالت میں اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے روزے رکھے گا اُس کا روزہ قبول ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا ونیۃ حدیث 1901)

اُس کے لئے جنت قریب کی جائے گی، اُس کا شیطان جکڑا جائے گا۔

پس یہ چیزیں یا روزہ رکھنا جہاں نیکیوں کے کرنے کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دلانے والا ہو گا۔ وہاں اپنی برائیاں ترک کرنے کے لئے بھی ایک مومن کو توجہ دلائے گا اور اس کے لئے وہ مجاہدہ کرے گا۔ ایک مومن اپنی عبادات کے معیار بھی بلند کرنے کی کوشش کرے گا۔ صرف فرائض کی طرف توجہ نہیں دے گا، اُن کے ادا کرنے کی کوشش نہیں کرے گا بلکہ نوافل کی طرف بھی توجہ ہوگی اور ایک مومن پھر اُن کی ادائیگی کا بھی بھرپور حق ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ ہوگی۔ غریبوں کا حق ادا کرنے کی طرف بھی بھرپور کوشش ہوگی تو تبھی ماہِ صیام سے صحیح فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔

مالی قربانی کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں روایات میں آتا ہے کہ آپ تو رمضان کے علاوہ بھی سارا سال بے انتہا صدقہ اور خیرات کرتے تھے، قربانی دیتے تھے۔ اور یہ قربانی اور دوسروں کی یہ مدد آپ اس طرح فرماتے تھے کہ جس کی کوئی انتہا نہیں، جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں تو لگتا تھا کہ اس طرح صدقہ و خیرات ہورہا ہے جس طرح تیز آندھی چل رہی ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان حدیث نمبر 1902)

عبادات کے معیار اپنی انتہاؤں سے بھی اوپر نکل جاتے تھے۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کی کوئی انتہا نہیں لیکن رمضان میں وہ اُن انتہاؤں سے بھی اوپر چلے جاتے تھے۔ پس آپ نے ہمیں یہ فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ رمضان آیا اور بغیر کچھ کئے صرف اس بات پر کہ تم نے روزہ رکھ لیا، سب کچھ مل گیا۔

آپؐ اس طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ تم اس سے حقیقی فیض کس طرح اُٹھا سکتے ہو؟ ایک بات تو مَیں نے پہلے بتائی ہے کہ ایمان کی حالت میں ہو اور اپنا محاسبہ کرنے والا ہو، اور اس بات کی طرف بھی خاص طور پر مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے نہیں رُکتا، اللہ تعالیٰ کو اُس کا بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ یعنی ایسا روزہ پھر بے کار ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم حدیث نمبر 1903)

پس ہمیں اس بات پر خوش نہیں ہوجانا چاہئے کہ شیطان جکڑا گیا بلکہ روزوں کے معیار بلند کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ روزوں کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جھوٹ بولنے سے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے جو نہیں رُکتا اُس کا روزہ نہیں۔ ان الفاظ میں چھوٹی سے چھوٹی برائی سے لے کر بڑی سے بڑی برائی تک کی طرف توجہ دلا دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ہر حالت میں سچائی پر قائم رہنے کا کہہ کر اُسے اُس کی تمام کمزوریوں، غلطیوں اور گناہوں سے پاک کروا دیا۔ یہ بھی مثالیں ملتی ہیں کہ جس کو یہ کہا کہ تم نے سچائی پر قائم رہنا ہے اس شخص کی تمام اخلاقی اور روحانی کمزوریاں سچائی پر قائم رہنے کے عہد سے دور ہوگئیں۔

(التفسیر الکبیر لامام رازیؒ جلد 8 جزو 16 صفحہ 176 تفسیر سورۃ التوبۃ زیر آیت نمبر 119 دارالکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اور پھر یہ بھی دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے (-) (الحج: 31) اس کی وضاحت میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو''۔

(نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 403)

یہ اس کا ایک بامحاورہ ترجمہ ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ''بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو''۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361)

پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے والے کا روزہ نہیں تو اس لئے کہ ایک طرف تو روزہ رکھنے والے کا دعویٰ ہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کے حکم سے روزہ رکھ رہا ہوں۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قرآنِ کریم میں آتا ہے جہاں روزوں کے فرائض کا حکم آیا ہے۔ (-) (البقرہ: 186) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تم پر روزوں کا رکھنا فرض کیا گیا ہے، اس لئے تم روزے رکھو۔ تو ایک طرف تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روزے رکھ رہا ہوں لیکن دوسری طرف یہ کہ جس کے حکم سے روزہ رکھا جارہا ہے اُس کے مقابلے پر جھوٹ کو خدا بنا کر کھڑا کیا جارہا ہے۔ پس یہ دوعملی نہیں ہوسکتی۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ انسان کے سب کام اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اور مَیں خود اس کی جزا بنوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

پس یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ ایک کام خدا تعالیٰ کے حکم سے بھی کیا جارہا ہو پھر خدا تعالیٰ کے لئے اور اُس کے پیار کو جذب کرنے کے لئے بھی کیا جارہا ہو اور یہ بھی امید رکھی جارہی ہو کہ میرے اس روزے کی جزا بھی خدا تعالیٰ خود ہے۔ یعنی اس جزا کی کوئی حدود نہیں۔ جب خدا تعالیٰ خود جزا بن جاتا ہے تو پھر اس کی حدود بھی کوئی نہیں رہتیں اور پھر عام زندگی میں اپنی باتوں میں جھوٹ بھی شامل ہوجائے، عمل میں جھوٹ شامل ہوجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ زبان سے جھوٹ نہیں بولنا، بلکہ عمل کے جھوٹ کو بھی ساتھ رکھا ہے اور عمل کا جھوٹ یہ ہے کہ انسان جو کہتا ہے وہ کرتا نہیں۔

روزے میں عبادتوں کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ نوافل کے معیار بلند ہونے چاہئیں۔ لیکن اُس کے لئے اگر ایک انسان کوشش نہیں کررہا، عام زندگی جیسے پہلے گزر رہی تھی اُسی طرح گزر رہی ہے تو یہ بے عملی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار سے اگر کوئی لڑائی کرتا ہے تو وہ اُسے کہہ دے کہ مَیں روزہ دار ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شتم حدیث نمبر 1904)

اور جواب نہ دے تو یہ روزے کا حق ہے جو ادا کیا گیا ہے۔ لیکن اگر آگے سے بڑھ کر لڑائی کرنے والے کا جواب لڑائی سے دیا جائے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ اپنے کاموں میں اگر حق ادا نہیں کیا جارہا تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ دوسروں کے حق ادا نہیں کئے جارہے تو یہ عملی جھوٹ ہے۔ خاوند کی اور بیوی کی لڑائیاں جاری ہیں اور اپنی طبیعتوں میں رمضان میں اس نیت سے تبدیلی پیدا نہیں کی جارہی کہ ہم نے اب اس مہینہ کی وجہ سے اپنے تعلقات کو بہتری کی طرف لے جانا ہے اور آپس کے محبت پیار کے تعلق کو قائم کرنا ہے کہ رمضان میں خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کیا جائے تا کہ اللہ تعالیٰ خود ہماری جزا بن جائے تو بیشک منہ سے یہ دعویٰ ہے کہ ہمارا روزہ ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہے لیکن عمل اسے جھوٹا ثابت کررہا ہے۔ اور پھر عملی جھوٹ کی اَور بھی بہت ساری باتیں ہیں۔ انتہا اُس کی یہ بھی ہے کہ کاروباروں کو، اپنے دنیاوی مقاصد کو، اپنے دنیاوی مفادات کو روزے کے باوجود اپنی عبادات اور ذکرِ الٰہی اور نوافل کی ادائیگی اور قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ پر فوقیت دی جائے۔ اور پھر اس سے بھی بڑھ کر بعض لوگ اپنے منافع کے لئے، دنیاوی فائدے کے لئے کاروباروں میں جھوٹ بولتے ہیں، گویا کہ خدا کے مقابلے پر جھوٹ کی اہمیت ہے۔ پس یہ عملی اور قولی جھوٹ شرک ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے روزے دار کا روزہ درحقیقت فاقہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کی کوئی اہمیت نہیں۔

پس یقیناً رمضان انقلاب لانے کا باعث بنتا ہے۔ شیطان بھی اس میں جکڑا جاتا ہے۔ جنت

بھی قریب کردی جاتی ہے لیکن اُس کے لئے جو اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کے قریب ہونے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ کی حکومت کو اپنے پر قائم کرنے کی کوشش کرے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت اور بخشش جو عام حالات کی نسبت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اُس سے بھرپور فائدہ اُٹھائے اور اپنے نفس کے بتوں اور جھوٹے خداؤں کو جو لامحسوس طریق پر یا جانتے بوجھتے ہوئے بھی بعض دفعہ خدا تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اُن کو ریزہ ریزہ کر کے ہوا میں اُڑا دے، جب یہ کوشش ہو تو پھر ایک انقلاب طبیعتوں میں پیدا ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی حکومت کے لئے جہاں روزوں کے ساتھ عبادتوں کے معیار حاصل کرنا ضروری ہے، قرآنِ کریم کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا، اُس کی تلاوت کرنا، اس پر غور کرنا ضروری ہے۔ وہاں ان عبادتوں کا اثر، قرآنِ کریم کے پڑھنے کا اثر، اپنی ظاہری حالتوں اور اخلاق پر ہونا بھی ضروری ہے تاکہ عملی سچائی ظاہر ہو۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر مَیں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرلو اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو“۔ (یہ نہیں ہے کہ میرا کوئی مخالف ہے، وہ سچی بات بھی کہہ رہا ہے تو مَیں نے ضد میں آ کر قبول نہیں کرنا۔ پھر دلیلیں نہ دو، بحثیں نہ کرو بلکہ اس کو چھوڑ دو اور سچائی کو قبول کرو۔) پھر فرمایا ”سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ .... (الحج: 31) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بُت سے کم نہیں“۔ فرمایا ”جو چیز قبلہ حق سے تمہارا مُنہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بُت ہے۔ سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو“۔ کسی بھی قسم کی دشمنی ہو، تمہارے سچ پر روک نہ ڈالے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

پھر آپ فرماتے ہیں:

”زبان کا زیان خطرناک ہے۔ اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو، نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو“۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 281۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس تقویٰ یہ ہے اور تقویٰ پر قدم مارنے کی، اس پر چلنے کی اس رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکیں۔ تاکہ اُن جنتوں میں جن کے دروازے کھولے گئے ہیں، ہمارے داخل ہونے میں آسانیاں ہوں۔ اب اگر ہم میں سے ہر ایک اپنے جائزے لے تو خود ہی احساس ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کے اس درد بھرے پیغام اور نصیحت پر کتنے عمل کر رہے ہیں۔ یہ ازالہ اوہام میں اپنے ماننے والوں کو اور خاص طور پر اپنی جماعت والوں کو یہ نصیحت کی ہے۔

اگر ہم میں سے ہر ایک انصاف پر قائم ہوتے ہوئے سچائی کا خون ہونے سے بچائے تو ہمارے گھروں کے مسائل بھی حل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں جو بھائیوں بھائیوں کی رنجشیں پیدا ہوتی ہیں اور وقتاً فوقتاً قضا میں مقدمے آتے رہتے ہیں، وہ بھی دور ہو جائیں۔ کم از کم ہمارے اپنے اندر، ایک احمدی معاشرے میں لین دین کے جو بہت سارے مسائل چلتے رہتے ہیں، وہ ختم ہو جائیں۔ یہ سب مسائل سچ پر عمل نہ کرنے سے اور اپنی اَناؤں کو فوقیت دینے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ اگر اپنے حق کے معیار اتنے بلند کر لو کہ اگر کوئی بچہ بھی کہہ رہا ہے تو اُسے قبول کرنا ہے تو تم بہت سی برائیوں سے بچ جاؤ گے۔ پھر اَنا کی ناک اونچی نہیں ہوگی کہ یہ چھوٹا بچہ مجھے نصیحت کر رہا ہے۔ یہ رُتبہ میں کم تر مجھے حق کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ یہ غریب آدمی مجھے سچی بات بتا رہا ہے۔

پس سچائی اختیار کرنے کے لئے بھی عاجزی چاہئے اور یہ عاجزی پھر ایک ایسی نیکی ہے جو خدا تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ پس دیکھیں سچائی کی نیکی کے ساتھ اور کتنی نیکیاں جنم لے رہی ہیں۔ ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی بچے دیتی چلی جاتی ہے اور یہی چیز جو ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔

بعض جزئیات کے ساتھ جو اقتباس میں بیان ہوئی ہیں، سب سے اہم بات جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ 'جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہ تمہاری راہ میں بُت ہے'۔ پس اگر ہم نے رمضان سے بھرپور فائدہ اُٹھانا ہے، اگر ہم نے شیطان کے جکڑے جانے، دوزخ کے دروازے بند ہونے اور جنت کے دروازے کھلنے سے بھرپور استفادہ کرنا ہے تو ہمیں اپنے حق بات کے قبلوں کو بھی درست کرنا ہوگا۔ ہمارا قبلہ خدا تعالیٰ کی طرف ہوگا تو ہم اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں کہ میں نے تمہارے لئے جنت کے دروازے رمضان کی برکات کی وجہ سے کھول دیئے ہیں۔ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر غور کر کے اور عمل کر کے ہی جنت کے دروازے ملیں گے کہ اپنے قول و عمل کی سچائی کے معیار اونچے کرو ورنہ اگر اس طرف توجہ نہیں تو خدا تعالیٰ کو تمہارے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو خدا تعالیٰ کی اپنے بندے پر کمال مہربانی اور شفقت ہے کہ عبادتوں اور مختلف قسم کی نیکیوں کے راستے بتا کر ان پر چلنے والے کے لئے انعام مقرر کئے ہیں اور رمضان کے مہینے میں تو ان عبادتوں اور نیکیوں کے ذریعے ان انعاموں کو حاصل کرنے کی تمام حدود کو ہی ختم کر دیا ہے۔ بے انتہا انعاموں کا سلسلہ جاری فرما دیا۔ اور فرمایا ہے کہ آؤ اور میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔ لیکن یاد رکھو کہ اس میں داخل ہونے کے لئے قولی اور عملی سچائی کا راستہ اپنانا ہوگا۔ اگر اس قبلے کی پیروی کرو گے تو جس طرح آج کل ہر گاڑی میں نیوی گیشن (Navigation) لگا ہوتا ہے اور اس نیوی گیشن (Navigation) کے ذریعے سے تم صحیح مقام پر پہنچ جاتے ہو، اس طرح صحیح جگہ پر پہنچو گے ورنہ رمضان کے باوجود بھٹکتے پھرو گے۔ بلکہ دنیاوی نیوی گیشن جو ہیں اس میں تو بعض دفعہ غلطی بھی ہو جاتی ہے، بعض دفعہ صحیح فیڈ (Feed) نہیں ہوتا، نئی سڑکیں بن جاتی ہیں، نظر بھی نہیں آ رہی ہوتیں۔ بعض دفعہ دو راستوں میں سے ایک راستے کی طرف رہنمائی ہوتی ہے، لمبا چکر پڑ جاتا ہے یا چھوٹے رستے کی تلاش میں انسان گلیوں میں گھومتا پھرتا ہے، ٹریفک مل جاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف اگر قبلہ درست ہوگا تو سیدھے جنت کے دروازوں کی طرف انسان پہنچتا ہے۔ پس اس رمضان میں ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے قبلے درست کرے۔ اپنی قولی اور عملی سچائیوں کے معیار بلند کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں جانے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

اس مضمون کو میں نے تھوڑا سا مختصر کیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہوسکتا ہے باقی اگلے جمعہ میں بیان کر دوں۔ مختصر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت میں سلسلے کے ایک دیرینہ بزرگ کا کچھ ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے۔ یہ بزرگ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب ہیں۔ پاکستان میں تو ہر احمدی اگر نہیں تو ہر جماعت کی اکثریت اُنہیں جانتی ہے یا جانتی ہوگی اور پرانے لوگ تو بہرحال جانتے ہیں۔ ایک لمبا عرصہ بطور وکیل المال اوّل اُنہیں خدماتِ سلسلہ بجالانے کی توفیق ملی۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے جماعتی نظام میں، موجودہ نظام جو جماعتی ہے، اس میں اگر بنیادی اینٹیں نہیں تو کم از کم درمیانی اینٹوں کا ضرور کردار ادا کیا ہے جنہیں حضرت مصلح موعود کی تربیت سے فیض پانے کی توفیق عطا ہوئی ہے اور ان لوگوں نے بےنفس ہو کر جماعت کی خدمت کی توفیق پائی ہے۔ آج جو ہم پھل کھا رہے ہیں اس میں ان پرانے لوگوں کی خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے، بےنفس خدمات کا بہت بڑا حصہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وفات یافتگان ہیں اُن کا بھی ذکر ہوگا۔

مختصراً کچھ پہلو مَیں مکرم و محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کے بیان کر دیتا ہوں۔ 22/جولائی 2012ء کو 95 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ کے والد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب

اور والدہ حضرت عائشہ بیگم صاحبہ دونوں حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) میں سے تھے۔لیکن ان کے دادا نے خلافتِ ثانیہ میں بیعت کی تھی۔ان کے دادا چوہدری نبی بخش صاحب ریاست جموں کے باوقار زمیندار تھے اور (-) پر بعض پابندیوں کے باعث ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں یہ ہجرت کر کے سیالکوٹ آ گئے۔ چوہدری شبیر صاحب کے والد جو تھے وہ بھی بلند اخلاقِ فاضلہ والی شخصیت تھے۔ حافظِ قرآن ہونے کی وجہ سے اپنے علاقے میں بڑے نمایاں تھے۔اس لئے اپنے بچوں کی تربیت بھی انہوں نے بڑے دینی ماحول میں کی ہے۔ چوہدری شبیر صاحب نے ابتدائی تعلیم سکاچ مشن مڈل سکول سیالکوٹ سے حاصل کی اور 1931ء میں آٹھویں جماعت کا امتحان پاس کیا تو والد صاحب نے تربیت کی خاطر ان کو قادیان بھیج دیا۔ میٹرک انہوں نے تعلیم الاسلام سکول قادیان سے کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی صحبت میں رہے، فائدہ اُٹھایا، نظمیں پڑھنے کا بھی خوب شوق تھا، بڑا موقع ان کو ملتا رہا۔ علاوہ اور نظموں کے پہلی دفعہ انہوں نے قادیان میں سیرت النبیؐ کے موقع پر حضرت مصلح موعود کی تقریر سے پہلے نظم پڑھی۔ پھر جب انہوں نے میٹرک کر لیا تو چونکہ قادیان میں کالج نہیں تھا مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ کچھ دیر آپ قادیان میں رہے۔اُس کے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کے ساتھ دفتر میں کام کیا۔ جبکہ حضرت مولوی شیر علی صاحب ترجمہ قرآن انگریزی میں مصروف تھے تو آپ ٹائپنگ کا کام اُن کے ساتھ کرتے رہے۔ پھر ملازمت کی تلاش میں لاہور آئے۔ کچھ صحافت میں بھی وقت گزارا۔ اچھے معروف شاعر بھی تھے اور آواز بھی اچھی، نظمیں اپنی لے میں پڑھا کرتے تھے۔ گفتگو میں بڑی شائستگی، محنت کے عادی۔ بہرحال نیکیوں کا ایک مجموعہ تھے۔1940ء میں ملٹری اکاؤنٹس کا امتحان پاس کیا اور یہ منتخب ہو گئے اور وہاں گیارہ سال کام کیا۔ لیکن 1944ء میں اس عرصے کے دوران ہی انہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کر دیا تھا۔ لیکن حضرت مصلح موعود نے ان کو 1950ء میں بلایا اور ان کا خود انٹرویو لیا اور یہ اپنی ملازمت سے استعفیٰ دے کر پھر ربوہ آ گئے اور پہلے نائب وکیل کے طور پر، اُس کے بعد 1960ء میں وکیل المال اول کے طور پر وفات تک خدمات سرانجام دیں۔ باون سال وکیل المال اوّل رہے اور اس سے پہلے بھی انہوں نے دس سال کام کیا۔ خلافتِ ثانیہ سے لے کر اب تک ان کو اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ذیلی تنظیموں میں بھی بھرپور خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ربوہ میں پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بنے۔ اس کے علاوہ بھی خدام الاحمدیہ کے مختلف کاموں میں خدمات پر مامور رہے۔ نائب صدر صفِ دوم انصاراللہ بھی رہے۔ پھر رکن خصوصی تو لمبا عرصہ رہے۔ مجلس کارپرداز کے ممبر بھی تھے۔ قاضی بھی تھے۔ 1960ء میں ان کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم کی طرف سے حج بدل کی توفیق بھی ملی۔ مختلف ممالک میں دوروں پر جاتے رہے۔ ان کے کئی شعری مجموعے ہیں۔ 1965ء سے 1983ء تک جلسہ سالانہ ربوہ کے موقع پر ان کو درّثمین سے نظمیں پڑھنے کا موقع ملا۔ اور یہاں یوکے کے جلسہ میں بھی دو دفعہ چھیاسی (1986ء) اور اٹھانوے (1998ء) میں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے وقت میں نظم پڑھنے کا موقع ملا۔ بلکہ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کی نظم سننے کے بعد کہا تھا کہ آپ نے پرانے جلسوں کی یاد تازہ کر دی جو ربوہ اور قادیان کے ہوتے تھے۔ ان میں ایک خوبی یہ تھی کہ جب دورے پر جاتے تھے تو پروجیکٹر اور تصویروں کی سلائڈز جو ہیں وہ لے جایا کرتے تھے جو مختلف بیرونی ممالک کے مشن کی ہوتی تھیں اور بجائے اس کے کہ لمبی چوڑی تقریریں کریں یہ دکھایا کرتے تھے کہ دنیا میں یہ ہمارے مشن قائم ہو رہے ہیں، یہ سکول بن رہے ہیں، یہ ہسپتال بن رہے ہیں، (بیوت) بن رہی ہیں اور یہ سلائڈز دکھاتے تھے۔ ایک (دعوت الی اللہ) موقع بھی میسر آ جاتا تھا جو اپنوں کے لئے تربیت کا باعث بنتا تھا۔ یہ بات جہاں ان کو قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی تھی وہاں بعض دفعہ چھوٹے چھوٹے قصبوں اور دیہاتوں میں غیر احمدی بھی آ جاتے تھے اور یہ دیکھ کر کہ جماعت احمدیہ اس طرح (دینِ حق) کی خدمت کر رہی ہے۔ گویا بجائے اس کے کہ بحث و تمحیص اور دلائل ہوں، پروجیکٹر کے ذریعہ سے انہوں نے (دعوت الی اللہ کا) بھی اور تربیتی بھی بہت کام کیا۔ جب تک ان میں ہمت رہی، ہمیشہ یہی کرتے رہے۔ یہاں 2009ء کے جلسہ میں آئے تھے اور خلافت جوبلی کے اظہارِ تشکر کی جو رپورٹ تھی وہ ان کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ جماعت کی طرف سے مجھے، خلیفہ وقت کو، جو ایک رقم جوبلی کی دی گئی تھی کہ مختلف جماعتی مقصد پر خرچ لیں، وہ بھی ان کو پیش کرنے کی توفیق ملی۔ ان کے ایک بیٹے امریکہ میں (مربی) سلسلہ ہیں، واقفِ زندگی ہیں، دوسرے واقفِ زندگی بیٹے ربوہ میں ہیں۔ رشتہ ناطہ کے نائب ناظر ہیں۔ تیسرے نے بھی کچھ عرصہ وقف کیا تھا۔ ان کا عارضی وقف تھا، افریقہ میں کیا پھر یہاں آ گئے۔ فضل احمد طاہر یہیں یوکے جماعت کے سیکرٹری تعلیم ہیں۔ تو یہ ان کے تین بیٹے ہیں۔ بیٹیاں بھی ہیں ان کے خاوند بھی سارے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے جماعتی نظام سے منسلک ہیں۔ پھر ان میں یہ خوبی بھی تھی کہ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اس طرح (دعوت الی اللہ) کرتے تھے کہ جو بھی رسالے ان کے آتے تھے یا اختلافی مسائل کے بارے میں جو بھی لٹریچر ہوتا تھا، وہ سیالکوٹ یا جہاں بھی وہ ہوتے تھے پوسٹ کرتے رہتے تھے۔ اور سب رشتہ داروں کے ایڈریسز ان کو یاد تھے۔ اس طرح الفضل یا کوئی رسالے بھیجتے رہتے تھے۔ دفتر والوں کے ساتھ بڑا احسنِ سلوک تھا۔ ان کے ایک کارکن لکھتے ہیں کہ اوّل تو سائیکل پر دفتر آیا کرتے تھے لیکن جب بہت بیمار ہو گئے تو مَیں نے ہی کہا تھا کہ ان کے لئے گاڑی جانی چاہئے، اس سے پہلے بھی شاید استعمال ہوتی تھی۔ بہرحال ایک دفعہ دفتر کے کارکن نے ان کو لینے کے لئے گاڑی بھجوانے میں دیر کر دی تو بجائے اس کے کہ کچھ کہتے، انداز ان کا اپنا ہی تھا، بڑی نرم گفتاری سے نصیحت کیا کرتے تھے۔ کارکن کہتے ہیں کہ مجھے بجائے کچھ کہنے کے کہ گاڑی لیٹ کیوں آئی، ایک لفافے میں تھوڑے سے بادام ڈال کر بھیج دیئے کہ آپ کی یادداشت کے لئے ہیں۔ اسی طرح ان کی بیٹی بھی کہتی ہیں، گھر میں بھی بجائے اس کے کہ بہت زیادہ وعظ و نصیحت کریں، ڈانٹ ڈپٹ کریں، اپنا عملی نمونہ پیش کیا کرتے تھے جسے دیکھ کے ہم خود ہی اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے تھے یا پھر بعض دفعہ ایسے رنگ میں کوئی کہانی سنا دیتے تھے جس سے اصلاح کی توجہ پیدا ہو جاتی تھی۔ ان کی ایک بیٹی کہتی ہیں کہ آخری بیماری میں ابھی چند دن پہلے کہتے ہیں کہ شعر نازل ہو رہے ہیں لکھو اور اللہ تعالیٰ کے مناجات وہ شعر یہ تھے۔ یہ ان کے تقریباً آخری، بسترِ مرگ کے شعر کہہ لیں۔

خدمت دین کی خاطر میرے مولیٰ
خدمت دین کی خاطر مجھے قرباں کر دے
وقت رخصت میرے واسطے وقت راحت
وقت رخصت میرے واسطے آساں کر دے
رخصتی کو میرے واسطے شاداں کر دے

پھر یہ خوبی تھی کہ ہمیشہ شکر کے جذبات کے ساتھ حمد و ثنا کیا کرتے تھے اور حضرت مصلح موعود نے جب ان کا وقف قبول کیا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی تھی اور ہر واقفِ زندگی کو یہ نصیحت یاد رکھنی چاہئے کہ جماعت کے کاموں کی اس طرح فکر کرنا جیسے ایک ماں اپنے بچے کی فکر کرتی ہے۔ اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نصیحت کو ہمیشہ پلے باندھے رکھا اور ہمیشہ باوجود اس کے کہ کوئی بیماری ہو اس میں خوب نبھایا۔ ان کے گھر کے تعلقات اچھے تھے، بیوی کا بڑا خیال رکھنا، لیکن جہاں دین کا سوال آ جاتا تھا، دورے وغیرہ پر جانا ہوتا تھا، کئی دفعہ ایسے مواقع آئے کہ ان کی اہلیہ بیمار ہیں یا بچے کی پیدائش ہونے والی ہے، تشویش ہے، تو وہاں یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ مَیں خدا کے دین کے کاموں سے جاتا ہوں، خدا تعالیٰ میرے باقی کام سنوار دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ سنوار بھی دیا کرتا تھا۔ اب یہ بھی بعض بظاہر معمولی معمولی باتیں ہیں لیکن پرانے لوگوں کی ان باتوں سے آجکل کے ہر واقف زندگی کو بھی اور کارکن کو بھی سبق سیکھنا چاہئے بلکہ ہر جماعتی عہدیدار کو بھی۔ ان کے ایک انسپکٹر کہتے ہیں کہ کچھ کتابیں دیکھ رہے تھے جو دفتر کی طرف سے جلد کرائی گئی تھیں، اُن میں ایک درّثمین نکل آئی تو اس درّثمین کو لے کر اکاؤنٹنٹ صاحب کو بلایا اور فرمانے لگے کہ یہ تو میری ذاتی درّثمین ہے اس کو بھی آپ نے جلد کروا دیا ہے۔ اس پر بتائیں کتنے پیسے خرچ ہوئے ہیں۔ اکاؤنٹنٹ نے یہ کہا کہ سب کتابیں اکٹھی جلد ہو گئی ہیں لیکن آپ نے کہا نہیں پتہ کرو۔ آخر پتہ کروایا۔ غالباً آٹھ دس روپے جو خرچ ہوئے تھے، وہ جب تک اکاؤنٹنٹ کے حوالے نہیں کر دیئے، سکون نہیں آیا اور اسی طرح کارکن بھی یہی کہتے ہیں کہ بڑے دلنشین انداز میں نصیحت کرتے جو ہمیں گراں نہ گزرتی۔

ہماری تربیت فرماتے۔ اکثر نصیحت فرماتے اور یہ بڑی نصیحت ہے جو ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئے کہ خدمتِ دین کو شوق اور محبت سے کرنا چاہئے اور اس کے بدلے میں کسی طرح بھی طالب انعام نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیشہ خیال رکھیں کہ آپ کو خدا نے خدمت کا موقع دیا ہے اور آپ نے اپنے ربّ کو راضی کرنا ہے۔ اسی طرح آنے والے مہمانوں کو دفتر میں بڑے عزت سے، احترام سے ان کو ملتے، کھڑے ہو کر ملتے اور اکثر کہا کرتے تھے کہ مرکز میں آنے والے مہمان جو ہیں وہ کچھ توقعات لے کر آتے ہیں اور ان کے ساتھ اچھی طرح ملنا چاہئے۔ پانی پوچھنا چاہئے، اپنا کام چھوڑ کے اُن کی طرف توجہ کیا کرتے تھے اور جتنا وقت مرضی لگ جائے یا دفتر بند بھی ہو جائے تو جب تک اُن کا کام نہ کر لیتے گھر نہ جاتے۔ اگر ہو سکتا تھا تو بتا دیا کرتے تھے۔ اگر نہیں تو کہہ دیا کرتے تھے آپ کو بعد میں اطلاع ہو جائے گی۔ دفتر میں چندوں کا معاملہ ہے، یہاں بھی سیکرٹریان مال کو تجربہ ہوگا کہ بعض دفعہ اگر چندے کا حساب صحیح نہ ہو یا اندراج صحیح نہ ہو تو لوگ غصہ میں آجاتے ہیں، تو ان کے ساتھ بھی اگر کوئی غصہ میں آجاتا تھا تو خاموشی سے سنتے تھے اور آخر وہ خود ہی شرمندہ ہو کر معافی مانگ لیتا تھا۔ اسی طرح کارکنوں کو بھی، اپنے بچوں کو بھی صدقہ و خیرات کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے جو بلاؤں کو ٹالنے کا ذریعہ ہے اور پھر ایک خوبی یہ تھی کہ خلیفہ وقت کو دعا کے لئے لکھو۔ اپنے انسپکٹران کو بھی کہا کرتے تھے کہ جب باہر دوروں میں جاؤ تو جماعتوں میں خلیفۂ وقت کا پیغام پہنچاؤ بجائے اس کے کہ اپنی زبان میں کچھ کہو۔ پھر یہ بھی تھا کہ جب باہر جاتے، یا جب اپنے نائبین کو یا انسپکٹران کو دورے پر بھیجتے تھے تو یہ کہتے کہ آپ مرکز کے نمائندہ ہیں اس لئے اپنے ہر قول و فعل کا خیال رکھیں۔ بعض دفعہ دفتر میں زائد وقت گزارنا ہوتا تو خیال کرتے کہ دفتر بند ہو گیا ہے اور کارکن برا نہ سمجھیں تو ان کو بڑے اچھے انداز میں کہا کرتے تھے کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھا کریں کہ دفتر والے باقی تو آرام سے گھر چلے گئے ہیں اور ہم دفتر میں کام کر رہے ہیں بلکہ یہ خیال کریں کہ وہ تو اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، چلے گئے ہیں اور خدا تعالیٰ ہمیں اضافی خدمت کا موقع دے رہا ہے۔ تو یہ خدمتِ دین کو فضلِ الٰہی جاننے کا ایک عملی ثبوت تھا۔ ان کے ایک کارکن کہتے ہیں کہ وفات سے چار پانچ دن پہلے ان کی تیمارداری کے لئے خاکسار گیا تو مجھے کہنے لگے کہ کوئی ناصر احمد نام کارکن تیمارداری کے لئے آیا تھا آپ اُسے جانتے ہیں؟ کہتے ہیں میں نے اُنہیں کہا کہ تحریک جدید میں ناصر نام کے تین چار کارکن ہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ کل جو ناصر احمد ملنے مجھے آیا تھا اور بچے نے کہہ دیا کہ میں سو رہا ہوں اور اُن کو واپس جانا پڑا۔ آپ اُن کا پتہ کریں کہ وہ کون ہے اور میری طرف سے معذرت کر دیں کہ بچے کو غلطی لگی تھی۔ شاید آنکھیں بند دیکھ کے اُس نے کہہ دیا کہ میں سو رہا ہوں، میں سو نہیں رہا تھا۔ تو اس حد تک باریکی سے خیال رکھا کرتے تھے۔ باقاعدگی سے صدقہ دینے والے تھے۔

پس میں نے ان کا کچھ مختصر ذکر کیا ہے۔ میں نے بھی ان کے ساتھ کام کیا ہے اور یہ بہت کم خصوصیات ہیں جو ابھی لکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی خصوصیات کے حامل تھے اور کام انتھک اور خوش مزاجی سے کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بھی بے انتہا وفا کا تعلق تھا۔ بہرحال یہ بزرگ تھے جو وفا کے ساتھ جہاں اپنے کام میں مگن تھے وہاں خلیفۂ وقت کے بھی سلطانِ نصیر تھے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں بھی بے انتہا کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ایسے کام کرنے والے کارکن ہمیشہ جماعت کو مہیا فرماتا رہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور بھی وفات یافتگان ہیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ چوہدری شبیر صاحب کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد اور باقی جن کا میں ذکر کرنے لگا ہوں ان کا بھی جنازہ غائب جمعہ کی نماز کے بعد ہی میں پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک ہمارے مربی سلسلہ مقبول احمد ظفر صاحب ہیں جو آج کل نظارت اصلاح وارشاد میں تھے۔ ان کو پرانی انتڑیوں کی تکلیف تھی جو بگڑ گئی اور آخر ان کی 25/جولائی کو وفات ہوگئی۔ یہ کوٹ محمد یار چنیوٹ کے قریب رہنے والے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے 1997ء سے 2001ء تک عربی میں تخصص کیا اور پھر نظارت اشاعت میں کام کیا۔ جامعہ احمدیہ میں عربی کے استاد رہے۔ پھر یہ 2007ء میں شام چلے گئے، وہاں عربی زبان میں ڈپلومہ کیا۔ اسی طرح ہومیو پیتھک میں بھی ان کو کچھ درک تھا۔ پھر واپس آئے ہیں تو اصلاح وارشاد مرکزیہ میں تعینات ہوئے۔ بڑے علم دوست آدمی تھے، نہ صرف علم دوست تھے بلکہ ایک مربی کی جو خصوصیات ہیں وہ بھی ان میں تھیں۔ وقفِ زندگی کی خصوصیات بھی ان میں تھیں اور پھر اسی طرح جیسا کہ میں نے کہا ہومیو پیتھک میں بھی انہوں نے ڈپلومہ کیا ہوا تھا۔ غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے اور بے وقت بھی اگر کوئی آجاتا تھا تو ہمیشہ اُس کو آپ نے دوائیاں دیں، خوش مزاجی سے اس سے ملے۔ اپنے ساتھیوں سے کارکنوں سے بڑا اچھا سلوک تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے جو بچے ہیں اُن کو بھی اللہ تعالیٰ صبر اور حوصلہ دے۔

تیسرا جنازہ معراج سلطانہ صاحبہ اہلیہ حکیم بدرالدین صاحب عامل درویش قادیان کا ہے۔ ان کی چھیاسی سال کی عمر میں 19/جولائی کو وفات ہوئی ہے۔ نہایت خلوص اور وفا کے ساتھ انہوں نے بھی درویشی کا زمانہ گزارا۔ سکول ٹیچر بھی تھیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی وہیں پڑھاتی رہیں۔ بڑی نیک دل، صابر شاکر اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی جنرل سیکرٹری رہی ہیں اور بھی مختلف خدمات پر مامور رہیں۔ غریب بچوں کو اپنے گھر میں رکھ کر تعلیم دلواتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح چوتھا جنازہ مریم سلطانہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب (-) کا ہے۔ ان کے خاوند محمد احمد خان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ میں شہید ہوئے تھے۔ مریم سلطانہ صاحبہ کی وفات 18/جولائی 2012ء کو ہوئی ہے۔ بڑی محنت کرنے والی خاتون تھیں۔ دعوتِ الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ قربانی کرنے والی تھیں اور بڑے مضبوط ارادے کی مالک تھیں۔ ان کے ہمت اور مضبوط ارادے کا اس طرح پتہ لگتا ہے کہ ان کے خاوند ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب کو 1957ء میں کوہاٹ میں شہید کر دیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زمانے کی بات ہے۔ مریم سلطانہ صاحبہ کے والد کا نام عنایت اللہ افغانی تھا اور ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد عنایت اللہ افغانی صاحب کی بیعت سے ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ عنایت اللہ افغانی صاحب کا تعلق افغانستان کے علاقہ خوست سے تھا اور آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (-) کے مریدوں میں سے تھے۔ پھر ان کا جو خاندان ہے وہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد افغانستان سے قادیان شفٹ ہو گیا اور یہیں انہوں نے حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت کی۔ مریم سلطانہ صاحبہ پیدائشی احمدی تھیں اور 1949ء میں ان کی ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب سے شادی ہوئی تھی، جو خان میر خان صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باڈی گارڈ تھے اُن کے بیٹے تھے۔ پھر یہ لوگ کوہاٹ چلے گئے۔ وہاں ایک دفعہ ایک معاند مولوی ان کے پاس آیا کہ ایک مریض بیمار ہے اور بلایا اور لے گیا۔ وہاں جا کے ان کو گولی مار کے شہید کر دیا اور پھر جب ان کی لاش آئی تو اور کوئی احمدی نہیں تھا۔ احمدیوں کا یہ ایک اکیلا گھر تھا، چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ ان کے خاوند موصی بھی تھے۔ اب لاش گھر میں پڑی ہے، چھوٹے بچے بلک رہے ہیں کہ کیا کریں۔ اور دلاسا دینے والا بھی کوئی نہیں۔ مشورہ دینے والا بھی کوئی نہیں۔ کمیونیکیشن کا نظام کوئی نہیں تھا۔ فون وون بھی کوئی نہیں تھا۔ پھر ان کو یہ بھی تھا کہ میرا خاوند موصی ہے۔ ان کو ربوہ لے کر جانا ہے۔ بہرحال انہوں نے بڑی ہمت کی اور کسی طرح ایک ٹرک کرائے پر لیا اور اس میں نعش بھی رکھی، بچے بھی بٹھائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ان دنوں نخلہ میں تھے تو وہاں پر لے آئیں۔ وہاں اُن کا جنازہ پڑھا گیا۔ پھر ربوہ لے کر آئیں اور پھر بڑی محنت سے اپنے بچوں کی تربیت کی۔ کوشش کی کہ ان کو پڑھائیں لکھائیں اور ان کی صحیح تربیت ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں وہ سرخرو ہوئیں۔ ان کی جو خواہش تھی کہ بچے بھی نیکیوں پر قائم رہیں اور اس وجہ سے وہ ان کو اُس ماحول سے بچا کر لائیں تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد در اولاد اور نسلوں میں احمدیت کے خادم پیدا کرتا رہے اور حقیقی وفا کے ساتھ احمدیت کے ساتھ جڑے رہنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے۔ جیسا کہ میں نے کہا ابھی نماز جمعہ کے بعد ان سب کی نماز جنازہ غائب ادا کروں گا۔

نکاح فارم ایک اہم دستاویز ہے

(اس کو انتہائی احتیاط سے پر کریں)

نکاح فارم نہایت اہم دستاویز ہے۔ اس کو انتہائی احتیاط سے پُر کرنا چاہئے۔ کسی سرکاری دفتر میں ایسا کام ہو جہاں ازدواجی حیثیت کو ظاہر کرنا ہو جیسے شناختی کارڈ بنواتے ہوئے یا کسی ایمبیسی کا کیس ہو اسی نکاح فارم کی ضرورت پڑتی ہے۔ جہاں اس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے وہاں ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کو پُر کریں۔ اگر نکاح فارم پُر کرتے ہوئے درج ذیل باتوں کا خیال رکھا جائے تو بہت سے مسائل خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

(1) ہدایات کا وہ صفحہ جو ہر نکاح فارم کی کاپی کے ساتھ لگا ہوتا ہے اچھی طرح پڑھ لیا جائے اور اس میں لکھی ہوئی ہدایات کے مطابق فارم پُر کیا جائے تو کئی قسم کی دقتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

(2) لڑکے اور لڑکی کا نام لکھتے ہوئے تمام کوائف (نام/ولدیت/تاریخ پیدائش وغیرہ) برتھ سرٹیفکیٹ/شناختی کارڈ اور پاسپورٹ کے مطابق لکھے جائیں۔ خاص طور پر نام درست لکھا جائے۔

(3) تاریخ پیدائش لکھتے ہوئے سرکاری کاغذات کو مدنظر رکھا جائے۔ جس کاغذ کی بنیاد پر آپ نے اپنے تمام سرکاری کاغذات تیار کئے ہیں یا کروانے ہیں اسی کے مطابق نکاح فارموں پر تاریخ پیدائش لکھی جائے۔

(4) تحریر صاف اور خوشخط ہو۔ کالی سیاہی استعمال کی جائے۔ کٹنگ نہ کی جائے اور نہ ہی بلینکو وغیرہ یا مٹانے کے لئے کوئی ایسی چیز استعمال کی جائے جس سے فارم مشکوک ہوتا ہو۔ اگر کسی وجہ سے کوئی ایسی غلطی ہوگئی ہے تو بہتر ہے کہ نکاح سے قبل سارا نکاح فارم دوبارہ پر کر لیا جائے۔ تھوڑی سی دیر آپ کو بڑی پریشانی سے بچا سکتی ہے۔

(5) نکاح کے بعد فارم پر کسی غلطی کی صورت میں قطعاً اس پر کوئی کسی بھی قسم کی تبدیلی از خود نہ کریں بلکہ نظارت سے رجوع کریں اور باقاعدہ درخواست دے کر طریقہ کار کے مطابق اس پر تبدیلی کروائیں۔ اگر آپ نے خود نکاح فارموں پر تبدیلی کر لی اور اس کو کسی جگہ پیش کر دیا۔ جب اس نکاح فارم کی تصدیق دفتر سے کی جائے گی تو دفتر اس کی تصدیق نہیں کرے گا۔ جس کی وجہ سے آپ کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا پھر اس معاملے میں دفتر بھی آپ سے کسی قسم کا تعاون نہیں کرے گا۔

ان تمام پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے بہتر ہے کہ نکاح فارم کو پر کرتے ہوئے انتہائی احتیاط کی جائے اور تمام کوائف سرکاری کاغذات کے مطابق لکھے جائیں اور کوشش کی جائے کہ اعلان نکاح سے مناسب وقت پہلے نکاح فارم مکمل کر لیا جائے تاکہ تمام ضروری کاغذات کو دیکھا جا سکے۔ اگر کوئی کمی یا خامی پائی جائے تو درستی کے لئے وقت کی گنجائش ہو۔ اگر کسی معاملے میں کوئی دقت یا پریشانی ہو تو دفتر سے راہنمائی لینے میں بھی آسانی ہو۔ نظارت سے رابطے کے لئے نکاح فارموں پر ہی نظارت رشتہ ناطہ کا پوسٹل ایڈریس، فون نمبر اور فیکس نمبر لکھا ہوا ہے کسی بھی ذریعہ سے رابطہ کر کے راہنمائی لی جا سکتی ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد رشتہ ناطہ)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ریاض حسین صاحب باجوہ کو لندن میں سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے کامل شفایابی اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم میاں عطاء اللہ ہنجرا صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم میاں محمد اکرم ہنجرا صاحب موضع سمندر ضلع چنیوٹ مورخہ 7 ستمبر 2012ء کو 90 سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 8 ستمبر 2012ء کو بیت المبارک میں بعد از نماز ظہر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حنیف احمد ثاقب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم عمدہ صفات کے مالک تھے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی کرنے والے مخلص احمدی تھے۔ قرآن مجید سے نہایت درجہ کا عشق اور کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ میں حد درجہ کا شغف رکھتے تھے۔ خوددار طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے محبت و وفا کا تعلق تھا۔ رفقاء حضرت مسیح موعود خصوصاً حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب (سبز پگڑی والے) سے والہانہ محبت تھی اور گھر میں ان رفقاء کے دعاؤں کی قبولیت کے واقعات اور اپنے تعلقات کا اکثر ذکر کرتے تھے۔ مرحوم نے حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری کی زندگی کے حالات پر مشتمل کتاب ''حیات بقاپوری'' بھی تحریر کی تھی۔ مرحوم اپنی وفات سے پانچ سال پہلے تک ایک لمبا عرصہ موضع سمندر کی جماعت کے صدر رہے تھے۔ نئے مرکز ربوہ منتقل ہونے کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر تجدید بیعت اور ساتھ ہی وصیت کر لی تھی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اپنی وفات سے دس سال پہلے ہی وصیت کا حساب کلیئر کر لیا تھا۔ پسماندگان میں چار بیٹے مکرم محمد ظفر اللہ ہنجرا صاحب مربی سلسلہ امریکہ، مکرم محمد یحییٰ صاحب، خاکسار اور مکرم سیف اللہ صاحب کینیڈا اور تین بٹیاں مکرمہ فریدہ اعجاز صاحبہ دارالصدر ربوہ مکرمہ طاہرہ اسد جرمنی، مکرمہ محمودہ شاہد صاحبہ دارالرحمت غربی ربوہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحوم زندگی کے آخری دو سال فالج کی وجہ سے معذوری کی زندگی گزار رہے تھے اس دوران مکرم محمد یحییٰ اور مرحوم کی دونوں بہوؤں کو خدمت کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عظیم اجر دے۔ آمین

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنی رحمت سے بخشش کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کا ہمیشہ وارث بنائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان کی تمام نیکیاں اور صدقات کو جاری رکھ سکے۔ آمین

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی وڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
ر اس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/140 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی موثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی رلو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

خبریں

پٹرول اور سی این جی کی قیمتوں میں پھر اضافہ

وزارت پٹرولیم نے اوگرا کی سفارش پر پٹرول ایک روپے 73 پیسے مہنگا کرنے کا نوٹیفیکشن جاری کر دیا جبکہ دیگر پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کی گئی ہے۔ نئی قیمتوں کا اطلاق 24 ستمبر 2012ء سے ہوگیا ہے۔ دریں اثناء سی این جی کی قیمت میں بھی ایک روپے 58 پیسے فی کلو اضافہ کردیا گیا ہے۔

سیلاب زدگان کیلئے 2ارب 60 کروڑ روپے کا اعلان

وزیراعظم راجہ پرویز اشرف نے بلوچستان میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا فضائی جائزہ لیا اور ان علاقوں کیلئے 2ارب 60 کروڑ روپے کی امداد کا اعلان کیا جبکہ سیلاب سے جاں بحق ہونے والے افراد کے لواحقین کیلئے 4,4 لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا۔ خوراک کی فراہمی کیلئے 60 کروڑ اور انفراسٹرکچر کی بحالی کیلئے 2ارب روپے فراہم کئے جائیں گے۔

ٹی20ورلڈکپ، پاکستان نے نیوزی لینڈ کو ہرادیا

پاکستان نے ٹی ٹونٹی ورلڈکپ میں نیوزی لینڈ کو 13 رنز سے ہرا دیا۔ 178 کے ہدف کے جواب میں نیوزی لینڈ کی ٹیم 9 وکٹوں کے نقصان پر 164 رنز بنا سکی۔ ناصر جمشید نے 35 گیندوں پر 56 کی اننگز کھیلی اور سعید اجمل نے 4 کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

”ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔“

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین (خاکسار مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 25 ستمبر

طلوع فجر	4:31
طلوع آفتاب	5:56
زوال آفتاب	1:00
غروب آفتاب	6:04

سالانہ نمبر کیلئے اشتہارات

روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر 2012ء خداتعالیٰ کے فضل سے تیاری کے مراحل میں ہے۔ تمام مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے اشتہارات 15/اکتوبر 2012ء تک ادارہ الفضل میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضروری کارروائی اور تیاری کے بعد اس کو سالانہ نمبر میں شائع کیا جا سکے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
اب جانا ضروری ہے۔
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6214300

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

GERMAN
20%Discount
جرمن لینگویج کورس
for Ladies 0304-5967218
047-6212432
گوائٹے انسٹیٹیوٹ جرمن خاتون ٹیچر سے

FR-10

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

البشیرز
اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
بیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
04236684032
03009491442
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

LIBERTY?

UNIVERSAL ENTERPRISES
Dealers of Pakistan Steel Mills & Importers
Deals in all kind of products
HR, CR, GP coils & Sheets
Talb-e-Dua: Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late
universalenterprises1@hotmail.com

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

داؤد آٹوز
DASCO BEST QUALITY PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اپ وین، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس
خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب دعا: داؤد احمد، محمد عباس احمد، محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

نیورو فزیشن اینڈ سائیکاٹرسٹ کی آمد
ہر جمعرات صبح 10 بجے تا ایک بجے دوپہر مریم میڈیکل سنٹر میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ استقبالیہ سے پرچی بنوالیں
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ: 0476213944,6214499

قد بڑھاؤ
ایک ایسی دوا جس کے استعمال سے خدا کے فضل سے رکا ہوا قد بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir